© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبداللہ فیروز پوری

حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی

راقم الحروف جب جامعہ محمد یہ اوکاڑہ میں زیر تعلیم تھا تو استاد محترم شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا عبدالحلیم حفظہ اللہ تعالیٰ کے پاس اکثر و بیشتر ایک شخصیت تشریف لاتی۔ جن کی شکل وصورت کچھ یوں تھی کتابی چہرہ، درمیانہ قد، اونچی ناک، کشادہ پیشانی، آنکھوں پر سفید شیشے کا نظر کا چشمہ، گندمی رنگ، گھنی داڑھی، نرم گفتار، خوش کردار، نہ فربہ زیادہ دبلے پتلے، جب بھی یہ صاحب تشریف لاتے ان کا استاد محترم سے سلسلہ گفتگو گھنٹوں جاری رہتا ایک روز میں نے جب آپ چلے گئے تو استاد محترم سے ان کے بارے میں پوچھا کہ بزرگ کون اور کہاں سے تشریف لاتے ہیں؟ تو جوابا استاد محترم نے بتایا کہ ان کا نام مولانا عبداللہ فیروز پوری اور ان کی رہائش آج کل بورے والا ضلع وہاڑی میں ہے۔ میں نے استاد صاحب سے پوچھا کہ مولانا کہیں خطابت و امامت بھی کرواتے رہے ہیں یا کہ صرف مولانا نام ہی کے ہیں۔ استاد محترم فرمانے لگے کہ یہ جماعت کے نامور عالم دین اور بہت متحرک جماعتی ساتھی ہیں میں نے سوچا کہ اب جب مولانا دوبارہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں تشریف لائیں گے، تو ضرور ان کی صحبت سے مستفید ہوں گا۔ اور پھر ایک دفعہ نہیں کئی بار ان سے جامعہ میں ملاقات کا شرف ملا۔ مولانا کا طرز کلام اور انداز گفتگو ایسا ہوتا تھا کہ آدمی کو وقت کا احساس تک نہیں رہتا تھا۔ جو ایک دفعہ ملتا اسے ملاقات کر کے ایسے محسوس ہوتا کہ مولانا سے میرا بہت تعلق واسطہ ہے۔ اور پھر وہ اپنے دل میں دوبارہ ملنے کی حسرت ضرور رکھتا تھا۔

مجھے ایک دفعہ مولانا فیروز پوری کے دولت خانہ پر جانے کا اتفاق بھی ہوا اس کا ذکر آگے آئیگا۔ گذشتہ برس جب مولانا علیہ فیروز پوری کا انتقال ہوا تو انتقال کے بعد میں استاد محترم شیخ صاحب سے گذارش کی کہ آپ کا تو تعلق مولانا سے کافی پرانا ہے۔ میں ان کی شخصیت پر کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ بھی ان کے بارے میں کچھ تاثرات دیں تا کہ انہیں میں اپنے مضمون میں شامل کر سکوں۔ آپ نے جو مجھے جوابی خط ارسال کیا ہے، اس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے ”عزیزم مولوی محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کئی دن سے لکھنے کیلئے پھب رہا تھا آخر چند سطریں حاضر خدمت ہیں“۔

خوش اخلاق، خوش اطوار، خوش خصال، خوش ذوق اور خوش باش یہ تھے میرے بہترین دوست مولانا محمد عبداللہ فیروز پوری، ربع صدی سے زائد ان کا ساتھ رہا۔ سراب کے تعاقب میں دوڑتے ہوئے ان کے ساتھ تعارف ہوا۔ (ان کو کیمیا گری کا شوق تھا اور میں بھی کچھ عرصہ اس مرض میں مبتلا رہا) ہر ایک دو ماہ بعد وہ کہیں سے ڈھونڈ کر ایک مجرب نسخہ لاتے اور ہمیشہ ایک انچ کی کسر رہ جاتی۔

بعد میں اس ہیت نے گہری دوستی اور رفاقت کا رنگ اختیار کر لیا۔ آپ ایک کامیاب خطیب تھے۔ مختلف شہروں کی مرکزی مساجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ قرآن وحدیث پر ان کی گہری نظر تھی۔ ملاقات میں جب بھی دینی مسائل زیر بحث آتے تو ان کی علمی گہرائی کا اندازہ ہوتا۔ توحید کے بیان میں ان کا خاص اسلوب تھا۔ اس ضمن میں کئی مرتبہ بطور خاص یہ شعر پڑھتے

مانگنا ہے تو اس ایک خدا سے مانگ
نہیں ہے ذلت جس سے مانگنے کے بعد

شعر وشاعری کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ اور اساتذہ کے اچھے اچھے اشعار برمحل استعمال کرنے کا ان کو (خوب) سلیقہ تھا۔ ایک مرتبہ ماضی قریب کے جماعتی علماء وصلحاء کا ذکر ہو رہا تھا۔ دوران گفتگو یہ شعر پڑھا

ڈالدی جس پر نظر احسان اپنا کر لیا
جب کبھی ہم اہل نظر تھے ہم میں یہ تاثیر تھی

ساتھ ہی فرمایا احسان شاعر کا نام ہے، بڑے شب زندہ دار اور صاحب ذکر وفکر تھے۔ آدھی رات کے بعد تہجد گزاری اور ورد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ صبح کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل فرمائے / فقط والسلام عبدالحلیم اوکاڑہ

اب آیئے ان کے حالات و واقعات کی نقاب کشائی کریں۔ 9 مارچ 1999ء کو استاد محترم شیخ صاحب نے مجھے مولانا فیروز پوری کے ہاں اپنے کسی ذاتی کام کے حوالے سے بھیجا۔ میں ساڑھے پانچ بجے مولانا فیروز پوری کے دولت خانہ واقع گلی نمبر 8 حبیب کالونی بورے والا پہنچا۔ دستک دی، مولانا صاحب باہر تشریف لائے پر جوش طریقے اور خوش خلقی سے ملے۔ انہوں نے فوراً بیٹھک کا دروازہ کھولا۔ بازار سے بوتل منگوا کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تواضع کی۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد مولانا سے جو میری تفصیلی نشست ہوئی اس کے مطابق آپ کا نام مولانا محمد عبداللہ ولد حاجی صدر الدین جن کا پیشہ تجارت تھا۔ وہ مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے علاقے میں معروف تھے۔ مولانا نے شہر موگا تحصیل خاص ضلع فیروز پور بھارت میں 1918 کو جنم لیا۔ آپ کل چار بھائی تھے آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ سکول کی تعلیم پرائمری تک کے دوران آپ نے ناظرہ قرآن مجید میاں احمد دین مرحوم سے پڑھا۔

باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز

مدرسہ بستی الہ آباد تحصیل زیرہ میں داخل کروانے کیلئے ان کے والد مرحوم انہیں ہمراہ لے کر گئے۔ آپ نے یہاں ابتداء کی دینی کتب صرف میر، نحو میر وغیرہ پڑھیں۔ اس کے بعد شہر زیرہ میں مولانا ابو بشیر عبدالاعلیٰ سے بلوغ المرام، مشکوٰۃ شریف پڑھنے کے بعد مولانا عبدالرحمٰن رحمانی کے حلقہ درس میں آ گئے۔ مولانا عبدالرحمٰن رحمانی مدرسہ رحمانیہ دہلی سے فارغ التحصیل تھے۔ مولانا کا تعلق انصاری برادری تھا۔ اپنے نام کے ساتھ رحمانی مدرسہ رحمانیہ سے فارغ التحصیل ہونے کی وجہ سے لکھتے تھے۔ ان دنوں مولانا بھوئے آصل سابق ضلع لاہور حال قصور میں تدریس پر مامور تھے۔ آپ نے یہاں داخلہ لیکر صحاح ستہ کی دینی تعلیم مکمل کی۔ آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں مولانا ابو عبداللہ محمد مرحوم، میاں شیخ محمد عبداللہ سرپرست اتحاد اہلحدیث کونسل کوٹ رادھا کشن، ضلع قصور اور مولانا محمد رفیق مدنپوریؒ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مسجد غزنویہ امرتسر میں داخلہ لیکر دورہ حدیث کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا سید داؤد غزنویؒ مولانا محمد حسین غزنویؒ، مولانا محمد حسین کلکتوی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی شامل ہیں۔

تحریک آزادی کے بعد مولانا کی مصروفیات

چونکہ اس وقت ہندوستان میں تحریک آزادی زور پر تھی۔ 1947 میں جب پاکستان کا قیام معرض وجود میں آیا۔ آپ ہجرت کر کے پاکستان میں چک نمبر 327 ای۔بی بورے والہ میں قیام پذیر ہوئے۔ ایک مسجد اہلحدیث کی بنیاد رکھی۔ آپ نے عرصہ آٹھ سال تک اس مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس کے بعد آپ نے شہر بوریوالہ کی حبیب کالونی میں جگہ خریدی اور رہائش پذیر ہوئے مسجد مبارک اہلحدیث حبیب کالونی والی اپنی زیر نگرانی تعمیر کروائی۔ آپ کے خاص تعاون کرنے والے احباب میں حاجی عبدالرحمٰن مرحوم، حاجی محمد ادریس انصاری اور حاجی بشیر احمد انصاری صاحبان شامل ہیں۔

بطور خطابت:

مسجد مبارک اہلحدیث ساہیوال روڈ پاکپتن، مسجد اہلحدیث قمر المساجد ملتان شہر، مسجد اہلحدیث کچی منڈی ہارون آباد، میں بطور خطیب رہے۔ اور تحریک ختم نبوت کے دوران مسجد اہلحدیث چشتیاں میں جلسہ میں تقریر کرنے کی وجہ سے آپ پر مقدمہ بھی بنا۔ جو کہ بعد میں خارج ہو گیا۔

حج بیت اللہ

آپ کو اللہ تعالیٰ نے 1941ء میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت کا موقعہ دیا۔ کراچی سے جہاز میں مولانا سید محمد اسماعیل غزنویؒ، مولانا علی محمد صمصامؒ، مولانا عطاء اللہ بٹالویؒ کے ہمراہ روانگی ہوئی اور سعودی عرب دوران قیام آپ کے وفد نے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن ملک عبدالعزیز آل سعود سے ملاقات کی۔ ملک عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کے اس وفد کو عشائیہ دیا۔

جماعتی وابستگی

مولانا سید داؤد غزنویؒ جب مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر تھے آپ نے اس دوران حلقہ بوریوالہ کی جماعتی ارکان کی فہرستیں تیار کیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال کے نائب امیر بھی رہے۔ ویسے بھی آپ مہمان نواز بہت تھے۔ قاضی محمد اسلم سیفؒ خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا عزیز الرحمٰن لکھوی، حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی، مولانا معین الدین لکھوی جیسی شخصیات کو ان کے مراسم کی وجہ سے میزبانی کا شرف حاصل رہا۔

جذبہ جہاد

جذبہ جہاد سے اس قدر متاثر تھے عملاً حصہ لینے کی غرض سے 1992ء میں معسکر طیبہ میں اکیس روزہ ٹریننگ کی 1993ء میں معسکر ام القریٰ آزاد کشمیر میں دورہ خاصہ کیا۔

بیماری اور وفات

مولانا گذشتہ دس برسوں سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے بالآخر 27 اگست 2002 کو انتقال کر گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

پسماندگان

آپ کی اولاد میں چار بیٹیاں شامل ہیں ان کو آپ نے دینی تعلیم دلوائی۔ وہ شادی شدہ ہیں ایک صاحبزادی نے ریٹائرمنٹ لے لی، جبکہ دو بطور معلمہ گورنمنٹ ہائی سکول بوریوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین

© rasailojaraid.com